ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol.03 No.03 (2025)

خواتین کے معاشرتی اور سماجی سطح پر حقوق کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

A RESEARCH STUDY OF WOMEN'S SOCIAL AND SOCIETAL RIGHTS IN THE LIGHT OF THE ISLAMIC TEACHINGS

Dr. Khubaib ur Rehman
Lecturer, Department of Islamic Studies
Govt Allama Iqbal Graduate College, Paris Road Sialkot
khubaibrehman223@gmail.com
Dr. Abdul Rahman
A. Lecturer Department of Islamic Studies
University of Gujrat, Gujrat Pakistan
onlyimran2010@gmail.com

ABSTRACT:

In Islam, the social status of women is noteworthy. In the early days of Islam, women participated alongside men in jihad and other external matters. However, the overall leadership and responsibility remained in the hands of men. Nonetheless, in permissible matters, considering women's advice in marital life strengthens the institution of marriage and the family system. Therefore, whether the work outside the home is social, societal, or economic, it is essential for women to take their husbands into confidence.

Female companions of the Prophet (peace be upon him) performed various duties in different fields. They would serve water to the wounded, grind grain, and spin thread. It is clearly established that a woman's financial needs are the responsibility of the man. Regarding housing and living arrangements, it is the husband's duty to meet all the woman's needs.

Women can play a vital role in society through education. It was through the invitation of Fatima bint al-Khattab that Umar ibn al-Khattab accepted Islam, and it was through the teachings of Umm Sulaym that Abu Talhah embraced Islam. Women's first and foremost right in society is the right to education. If a woman is educated at the social level, she can raise and teach her children properly. However, if a woman lacks basic knowledge of the Qur'an and Hadith, it will negatively affect society, as her children will also grow up ignorant. The mother plays the most significant role in the upbringing of society, and if she is uneducated, it leads to societal decline.

Secondly, it is essential for a woman to protect her household wealth and her dignity. The Holy Prophet Muhammad (peace be upon him) said:

"There are four things that, if a person is given, they have been granted the goodness of this world and the Hereafter: a grateful heart, a tongue that remembers Allah, a body patient in adversity, and a wife who protects herself and her husband's wealth in his presence and absence."

Keywords: *Women in Islam, Education Rights, Family and Marriage, Companions of the Prophet (Female), Moral and Social Responsibility*

اسلام میں عورت کے سماجی سطح پر احوال قابل ذکر ہیں۔اوائل اسلام میں عورتوں نے جہاد اور گھر سے باہر کے تمام امور میں مردوں کے ساتھ کام کیا ہے،البتہ سب کاموں کی بھاگ دوڑ مردوں کے ہاتھ میں تھی،تاہم جائز امور میں ان کی ہدایات کو مد نظر رکھ کر ازدواج کا عمل پیرا ہونا ہی ازدواج اور خاندانی زندگی کو مضبوط کرتا ہے، اس لیے گھر سے باہر کے کام خواہ وہ سماجی ہوں یا معاشرتی اور معاشی اپنے شوہروں کو اعتماد میں لینا ضروری ہے، میدان جن میں بھی اس کے علاوہ صحابیات فرائض سرانجام دیتی تھیں، زخمیوں کو پانی پلانا، چکی پیسنا اور چرکھا کاٹنا سب کام خواتین سرانجام دیتی تھیں،البتہ یہ بات واضح ہے کہ عورت کے تمام اخراجات مرد کے ذمے ہیں اور خواتین کو سماجی زندگی میں اپنے رہن سہن کے لیے گھر اور مکان سے متعلقہ تمام تر زمہ داریاں خواتین کی ضروریات کو شوہر پورا کرنے کا پابند ہے،البتہ خواتین تعلیم کے لیے اپنا سماج میں بہترین کردار ادا کر سکتی ہیں،اشاعت اسلام میں حضرت فاطمہ بنت خطاب کی دعوت پر حضرت عمر بن خطاب ایمان لائے،ام سلیم کی تعلیم سے ابو طلحہ ایمان لائے۔

البتہ خواتین معاشرے میں سب سے پہلا حق رکھتی ہیں کہ وہ تعلیم حاصل کر سکتی ہیں، یہ ان کا پہلا حق ہے جو کہ اگر عورت سماجی سطح پر تعلیم یافتہ ہو گی تو اپنی اولاد کو سکھا سکے گی، لیکن عورت قرآن اور حدیث کی بنیادی تعلیم سے عاری ہو گی تو اس سے معاشرے پر بھی برے اثرات اس طرح سے مرتب ہوں گے کہ اگر اس کی اولاد بھی ان پڑھ اور جاہل ہو گی سب سے زیادہ معاشرے کی تعمیر میں کردار ماں کا ہوتا ہے، اگر ماں ان پڑھ ہو تو اس سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہو گا۔

دوسرا ایک عورت کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے گھر کی مال اور اپنی عزت کی حفاظت کرے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

اربع من أعطي فقد أعطي خير الدنيا والآخرة: قلبا شاكرا، ولسانا ذاكرا، وبدنا علي البلاء صابرا وزوجة لا تبغيه في نفسه ومالها[1]

"چار چیزیں جس شخص کو مل گئیں اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائی کی چیزیں مل گئیں، شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، مصیبت میں صبر کرنے والا جسم اور ایسی بیوی جو انسان کی موجودگی اور غیر موجودگی میں اس کے مال اور اپنی جان کی حفاظت کرے"۔

1. حق زندگی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں:

اہل عرب مذہبی تعلیم سے جیسے عاری تھے، معاشرتی طور پر بھی ایسے ہی تھا اور عورت کو کوئی خاص مقام نہ حاصل تھا اور عورت کو انتہائی حقیر انداز میں دیکھا جاتا تھا، عورت ان کے نزدیک بازار کے ساز و سامان کی طرح تھی، ان کے نزدیک سب سے بڑا یہ خوف تھا کہ بیٹی اگر پیدا ہوگی اور دورانِ جنگ اگر وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے تو اس سے عصمت فروشی کا کام لے گا، اس بات کے خوف سے وہ اپنی ہی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے۔

ایک دوسری وجہ تھی کہ غربت اور افلاس کے خوف سے غربت کے ڈر سے چونکہ عرب میں فقر و فاقہ اور تنگ دستی کی زندگی گزارنے والے صحرائی عرب کے لوگ جو کہ اس وجہ سے اپنی اولاد کو قتل کر دیتے، خصوصاً بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَوْلَٰدَكُم مِّنْ إِمْلَٰقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ﴾ [2]

"اور اپنی اولاد کو تنگدستی کی بناء پر قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی اور انہیں بھی رزق دیتے ہیں"۔

قرآنِ مجید میں دوسری آیت کریمہ میں ہے:

﴿وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِٱلْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُۥ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ﴾ [3]

2. تاریخ کے آئینہ میں عورت کی حالت زار:

یونان کی ایتھر نامی ریاست میں عورتوں کو کوئی بھی حقوق حاصل نہ تھے، ان عورتوں کو صرف کھانا پکانے کا کام تھا، اور بچوں کو جنم دیں، ان کو پالنے میں لگی رہیں، ایک دفعہ کسی شخص نے افلاطون سے سوال کیا کہ ملک کو کیسے خوشحال رکھا جائے تو جو جواب دیا اس کو کتاب الجمع بین رائی الحکمین میں نقل کیا ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس جواب میں اس کی ایک تجویز یہ بھی تھی کہ ملک میں ایک مذہبی تہوار منعقد کیا جائے اور اس بڑے تہوار میں حسن و جمال والے مرد اور حسین اور خوبصورت عورتیں شامل کیے جائیں تو ان کا رشتہ ازدواج عارضی طور پر قائم کر دیا جائے اور ان سب سے جو بچے پیدا ہوں ان کو ایسے مکان میں رکھ دیا جائے اکٹھے جہاں سے کوئی بھی عورت یہ فرق نہ کر سکے یہ بچہ کس کا ہے، وہ عورتیں اس مکان میں آکر ان بچوں کو دودھ پلائیں اور پھر واپس چلی جائیں، اس طرح اس طبقہ میں کوئی تفریق اور رشتہ داری کا تصور نہیں پایا جائے گا اور ملک کو نہایت ذہین بچے بھی مل جائیں گے، جو عام بچوں سے ہر طرح مختلف ہوں گے، آخر اس فلسفی دان کے مطابق آزادانہ اختلاط کرنے والے مرد اور عورت بھی ممتاز ہوں گے اور ان سے پیدا ہونے والے بچے بھی ممتاز ہوں گے اور دوسرے بچوں سے اعلیٰ اور ممتاز ہوں گے، چونکہ یہ کوئی بندھن اور رشتہ کے تحت ملاپ نہ ہو گا اس لیے یہ ملاپ اور بچے دوسرے بچوں سے مختلف ہوں گے۔[4]

ایتھر کی کل آبادی تین لاکھ پندرہ ہزار نفوس پر مشتمل تھی، جس میں سے ایک لاکھ ستر ہزار افراد کو شہری حقوق حاصل تھے، ان میں سے تیس ہزار مرد اور ایک لاکھ پندرہ ہزار غلاموں کو حقوق حاصل تھے، جب کہ ان میں ایک لاکھ پندرہ ہزار غلام اور تیس ہزار اجنبی تھے، ان کو کسی بھی طرح کا کوئی حق حاصل نہ تھا، یہاں تک کہ یہ لوگ یونان میں اپنی زمین تک خریدنے کا حق نہ رکھتے تھے، البتہ خواتین کے ساتھ اور غلاموں کے ساتھ یہ ظلم و ستم عام تھا۔

---

[1] المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، باب المیم من اسمہ محمد، ح7418

[2] الانعام،۶:۱۵۱

[3] النحل،۱۶:۵۸

[4] ابو نصر محمد بن محمد الفارابی، کتاب الجمع بین الرائی بین الحکمین، دار مشرق، بیروت لبنان، ۱۹۸۶ء، ص:۱۷،۱۸

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

3. اہل ہند کے ہاں معاشرتی احوال اور عورت سے سلوک:

اسلام سے کئی سو سال قبل ہندو معاشرے کے مذہبی اجارہ داروں نے مل کر ایک آئین مرتب کیا تھا، اس آئین میں ہندو مذہبی راہنماؤں نے ان کا ثقافتی، مذہبی اور معاشرتی تمدن لکھا اور اصول وضابطے مرتب کیے، ان میں خواتین کے ساتھ کیے جانے والے اور معاشرہ کے دیگر طبقات سے کیا جانے والا سلوک بھی مرتب ہوا، البتہ معاشرہ کے دانشوروں نے اس کو بعد ازاں قانون کا درجہ دے دیا، اس دستور کے مصنف کا نام ''منوجی'' اور انہی کے نام پر یہ دستور کا نام ''منو شاستر'' رکھا گیا۔ مؤرخین کے نزدیک یہ دستور عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے تین سو سال قبل مرتب کیا گیا۔ اس دستور میں عورت کو معاشرہ میں جو مقام حاصل تھا وہ مرد کے مقابلہ میں عورت کو برابر حقوق نہ ملتے، اس معاشرہ میں حقوق میں اتنا فرق تھا کہ اگر شوہر کی وفات پہلے ہوئی تو بیوی کو اس کے ساتھ پہلے موت کے زندہ جلنا پڑتا، اگر عورت اس رسم میں اپنے آپ کو بچا لیتی تو ساری زندگی لوگوں کے لعن وطعن سنتی رہتی اور عورت کے لیے ضروری تھا کہ وہ اپنی بقیہ زندگی بغیر زیبائش وآرائش کے گزارے اور بغیر اچھے لباس کے زندگی گزار دے، البتہ چاہے اس کا خاوند جوانی میں ہی اس کو چھوڑ گیا ہو اور وہ خاوند کے سو جانے کے بعد سوئے اور خاوند کے جاگنے سے پہلے جاگے۔ یعنی عورت کی ساری زندگی غلامی کی سی تھی، عورت پہلے والد کی اطاعت اور حکم میں جب جوان ہوتی تو شوہر کے ساتھ اور حکم میں اور جب ماں بن جاتی تو بچوں کے ہر حکم کو ماننا اس کے لیے ضروری تھا۔

ہندوستان کے راجہ اور مہاراجہ عورتوں کو برہنہ کر کے مندروں میں نچاتے، ان فحش عورتوں کے ناچ کو دیکھنے کے لیے لوگ مندروں کا رخ کرتے جس سے یہ فائدہ ہوتا کہ راجاؤں کو اس سے بہت مالی فوائد پہنچتے اور وہ خوب عیاشی کرتے۔

اس میں شک نہیں کہ مندروں میں تمام خواتین جو تھیں وہ پیشہ ور ناچنے والی ہی تھیں، خاص کر شیوجی کے مندروں میں یہ رسم عام تھی اور راجے ان مندروں سے خاص آمدنی حاصل کرتے، البیرونی کا بیان ہے کہ اس معاملہ میں قصور مندروں کا نہیں بلکہ راجاؤں کا تھا۔[5]

4. اسلام میں عورت کو حق خلع:

خلع ایک مرد اور عورت کا تعلق نکاح کو ترک کرنے کے لیے عورت کی طرف سے اختیار کو استعمال کرنا ہے۔

حافظ صلاح الدین یوسف[6] لکھتے ہیں:

> ''جب بد شکل ہونے کی بنا پر رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو خلع کا حق دے دیا، جب کہ یہ انسان کے اپنے اختیار کا معاملہ بھی نہیں، جب کہ جو خاوند اپنے اختیار سے عورت کے ساتھ ظلم وزیادتی کا معاملہ کرے یا اسے نان ونفقہ مہیا نہ کرے یا وہ اس کے جنسی حقوق ادا نہ کرے یا وہ ایسا کرنے کے قابل ہی نہ ہو تو پھر عورت ایسے شوہر سے علیحدگی اختیار کیوں نہیں کر سکتی، یقیناً وہ ایسا کر سکتی ہے، اسلام نے ہر ظلم کا راستہ بند کر دیا ہے، تو عورتوں پر ظلم کا راستہ تو اسلام بالاولی بند کرتا ہے، عورت کو اس کا حق خلع اس لیے دیا گیا ہے کہ وہ اپنے اوپر ہونے والے ظلم کا سد باب کر سکے''۔[7]

مولانا مودودی[8] لکھتے ہیں کہ:

> ''فان خفتم الا یقیما حدود اللہ، اس کی تفسیر میں درج ہے کہ جو ثابت بن قیس کی بیویوں سے بات منقول ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے عورتوں سے ان کی خلع کی بابت پوچھا تو انھوں نے جواب دیا کہ ان کا خاوند بد صورت ہے، البتہ آپ ﷺ نے ان عورتوں کو خوبصورتی پر لیکچر نہ دیا اور نہ اس کے وضائف بیان فرمائے، البتہ خواتین کو زبردستی سے بندھن میں نہ جوڑا جائے، اس کے نتائج اخلاقی، تمدنی اور سماجی لحاظ سے بُرے پڑتے ہیں، جو کہ طلاق وخلع سے زیادہ خوفناک اور خطرناک ہیں''۔[9]

اسلام میں جواز خلع کن وجوہات پر ہوتا ہے؟

---

[5] مولانا عبدالمجید سالک، مسلم ثقافت ہندوستان میں، ص: ۳۷

[6] حافظ صلاح الدین یوسف ایک نامور عالم دین، محقق اور پاکستان شریعہ کورٹ کے ممبر رہے۔

[7] حافظ صلاح الدین یوسف، عورتوں کے امتیازی مسائل اور قوانین، دار السلام، لاہور، ص: ۲۲۸

[8] ابوالاعلیٰ مودودی ایک برصغیر پاک وہند کے نامور محقق اور جماعت اسلامی کے بانی ہیں اور تفہیم القرآن کے مفسر بھی ہیں۔

[9] حقوق الزوجین، ص: ٦٧

عورت کے لیے خلع کا جواز کئی ایک وجوہات پر ہوتا ہے اور وہ وجوہات کی بناء پر عورت اپنے خاوند سے حق خلع لے سکتی ہے۔

جواز خلع ناپسندیدگی کی بناء پر:

اگر عورت مرد کو سخت ناپسند کرتی ہو اور اس کے حقوق کی ادائیگی صحیح طور پر نہ کر سکتی ہو تو ایسی صورت میں نہ عمدہ برتاؤ کر سکے تو وہ خلع لے سکتی ہے۔ حضرت ثابت کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت بن قیس کی بیوی نے کہا کہ میں اپنے خاوند ثابت بن قیس پر اخلاق اور اسلام کا کوئی عیب نہ لگاتی ہوں، لیکن ڈر اس بات سے ہے کہ میں اسلام کی حالت میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں، دوسری حدیث میں ہے کہ میں اپنے خاوند کے ساتھ نباہ کی طاقت نہ رکھتی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تمہیں جو باغ دیا ہے اسے واپس کر دو گی، اس نے کہا: ہاں، تو رسول اکرم ﷺ نے اس کے خاوند سے کہا کہ اس سے باغ لے لو اور اسے طلاق دے دو۔[10]

a) نان ونفقہ مہیانہ کرنے کا جواز:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: افضل صدقہ وہ ہے جو کہ (اہل وعیال) کو بے نیاز چھوڑ دے، یعنی ان کی ضروریات پوری کرنے کے بعد صدقہ کیا جائے اور وہ کسی کے محتاج نہ رہیں اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے، آغاز اس سے کرو جس کے تم کفیل اور ذمہ دار ہو، عورت کہتی ہے کہ مجھے کھلا مجھے طلاق دے، غلام کہتا ہے کہ مجھے کھلا یا مجھ سے کام لے، لوگوں نے کہا: اے ابوہریرہ کیا یہ باتیں تم نے رسول ﷺ سے سنی ہیں، انھوں نے کہا نہیں، یہ ابوہریرہ کی زنبیل سے ہیں۔[11]

مطلب یہ ہے کہ وابدأ بمن تعول تک تو حضور ﷺ کا فرمان ہے، اس کے بعد والا حصہ وہ ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث رسول کو پڑھا اور اس سے استنباط کیا۔ یعنی مرد عورت، بیٹے، غلام کا اخراجات کا ذمہ دار ہے۔ اس بناء پر عورت علیحدہ ہو ناپسند کرے اگر اس کا خاوند اس کے اخراجات برداشت نہ کرے، تو وہ قاضی سے رجوع کرے اور وہ اس کی علیحدگی کروادے۔[12]

اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿وَلَا تُمۡسِكُوهُنَّ ضِرَارٗا لِّتَعۡتَدُواْۚ﴾ [13]

سے استدلال ہے۔

b) نامردی کی بناء پر خلع کا جواز:

مرد اگر علاج اور معالجے کے بعد بھی نامرد رہے تو زوجین میں علیحدگی کرائی جا سکتی ہے، ورنہ اسے علاج کے لیے ایک سال کی مہلت دی جا سکتی ہے۔[14]

بلوغ المرام میں ہے کہ حضرت عمر نے نامرد کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ اسے ایک سال کی مہلت دی جائے۔[15]

اس کی تائید حدیث سے ملتی ہے کہ جس میں ابورکانہ عبد یزید کا واقعہ بیان ہوا ہے کہ حضرت ابورکانہ نے اپنی بیوی ام رکانہ کو طلاق دے کر کسی دوسری عورت سے شادی کر لی تو اس عورت نے حضور ﷺ کے پاس آ کر ابورکانہ کی شکایت کی کہ ابورکانہ نامرد ہیں، اس لیے آپ ﷺ اس کے اور میرے درمیان جدائی کروادیں، تحقیق کروائی گئی تو یہ بات صحیح ثابت نہ ہوئی، کیونکہ ابورکانہ کے سب بیٹے باپ کے مشابہ تھے، تاہم آپ ﷺ نے ابورکانہ سے کہا کہ اسے طلاق دے دو۔[16]

البتہ اس حدیث میں ابورکانہ نامرد ثابت نہ ہوئے، پھر بھی محض نامردی کی تہمت لگانے پر طلاق اور علیحدگی کا حکم صادر فرمایا۔[17]

---

[10] بخاری، کتاب الطلاق، باب الخلع، ح: ۵۲۷۳

[11] بخاری، کتاب النفقات، باب وجوب النفقة علی الاہل والعیال، ح: ۵۳۵۵

[12] فتح الباری، ج: ۹، ص: ۶۲۱

[13] البقرة، ۲: ۲۳۱

[14] بدایة المجتہد، ج: ۲، ص: ۵۱

[15] بلوغ المرام، کتاب ا لنکاح، باب الکفیاءة والغیار

[16] ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب النسخ المراجعة، ح: ۲۱۹۶

[17] حافظ صلاح الدین یوسف، عورتوں کے امتیازی مسائل و قوانین، ص: ۲۳۳

c) بعض ناپسندیدہ امراض کی بناء پر:

اگر عورت کو نکاح کے بعد مرد کے جسم کے لحاظ سے کسی عیب یا کوئی مرض یا کوئی عیب پوشیدہ کا پتہ چلتا ہے تو عورت کو اجازت ہے کہ وہ مرد سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے، اس ضمن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

''جس آدمی نے کسی عورت کے ساتھ شادی کی (بعد میں معلوم ہوا) اسے عیوانگی کوڑھ یا برص کی بیماری ہے (تو اسے اختیار ہے کہ اسے طلاق دے کر رخصت کر دے) اور اگر اس سے صحبت کی ہے تو اسے اس کا پورا حق مہر دینا ہوگا، اور یہ مہر خاوند عورت کے ولی سے وصول کرے گا''۔[18]

اس اثر پر قیاس ہے کہ اگر عورت کو عیب کی بناء پر طلاق دی جاتی ہے، اس طرح مرد کے بھی بیداری اور عیب پوشیدہ رکھنے کی بناء پر علیحدگی کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ ابن قیم لکھتے ہیں:

''ہر وہ عیب جو کہ مرد اور عورت کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر دے اور ایک کو دوسرے سے متنفر کر دے، اس کی وجہ سے نکاح کا مقصود حاصل نہ ہو، شفقت و محبت نہ مل سکے وہ خیار کو واجب کر دے گا۔[19]

5. عورت کو علم حاصل کرنے کا حق:

اسلام نے خواتین کو اسی طرح علم حاصل کرنے کا موقع دیا ہے جیسے کہ مردوں کو برابری سے علم حاصل کر سکتی ہیں، بلکہ اس کے لیے تو یہ بھی فرمایا:

طلب العلم فريضة علي كل مسلم[20]

''علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے''۔

گویا اوپر والی حدیث میں مرد اور عورتوں کا ذکر ہے، جب کہ ہر مسلمان میں تمام لوگ آجاتے ہیں، مرد اور خواتین۔

اگر ماں علم سے فیض یاب ہوگی کہ اس کی گود سے علم کے موتی نکلیں گے، البتہ ماں کا علم حاصل کرنا اس لیے انتہائی ضروری ہے ایک مومنہ عورت کے لیے علم اس قدر اہم ہے کہ وہ ہر وقت اس جتن میں لگی رہتی ہے، انصار خواتین کی ایک جماعت نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی تھی کہ آپ ان کے لیے ایک دن مقرر فرمادیں جس دن ہم آپ ﷺ سے علم حاصل کریں، البتہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تمھارے لیے فلاں (خاتون) کے مکان میں فلان وقت مقرر ہے، چنانچہ وہ سب اس جگہ جمع ہو جاتیں اور آپ ﷺ ان کے لیے وعظ فرماتے، تذکیر کرتے اور ان کو علم سکھاتے''۔[21]

حضرت اسماء نے آپ ﷺ سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم اپنا پانی لو اور اس سے خوب طہارت حاصل کرو، اپنے سارے جسم کو صاف کرو اور پھر سر پر پانی ڈالو اور اس کو اچھی طرح صاف کرو، تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، تب پھر پورے جسم پر پانی ڈال دو''۔[22]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

انصار کی خواتین کتنی اچھی ہیں شرم ان خواتین کو علم کی پیاس بجھانے کی راہ میں حائل رکاوٹ نہیں ہوتی۔[23]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ام سلیم بنت ملحان رسول اکرم ﷺ سے دریافت کرتی ہیں کہ اے رسول خدا، اللہ تعالی حق بات کرنے سے نہیں شرماتا، اس لیے آپ ﷺ مہربانی فرما کر مجھے بتائیے کہ کیا ایک عورت بر اخواب دیکھتی ہے جس میں اسے احتلام ہو جائے، دیکھنے کے بعد کیا غسل کرنا ضروری ہے، رسول

---

[18] الموطا، کتاب النکاح، باب ماجاء فی الصدق والحیاء، ح:۱۱۱۹

[19] زاد المعاد، ج:۵، ص:۱۸۳

[20] ابن ماجہ، المقدمہ، باب فضل العلماء، ح:۲۲۴

[21] بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب تعلیم النبی ﷺ امتہ من الرجال، ح:۷۳۱۰

[22] مسلم، کتاب الحیض، باب استحباب استعمال...، ح:۳۳۲/۶۱

[23] مسلم، کتاب الحیض، باب استحباب استعمال...، ح:۳۳۲/۷۱

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اگر وہ رطوبت دیکھے تو حضرت ام سلمہ نے اپنا چہرہ اچھی طرح چھپالیا اور عرض کیا کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے جواب دیا تمھارا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو پھر کس طرح اس کی اولاد اس کی مشابہ ہوتی ہے۔[24]

یعنی خواتین اسلام کی ابتداء میں علم کے لیے ذوق سے سیکھتی اور سوالات کرتے جہاں تک کہ اس کو سیکھنے کی راہ میں کوئی بھی رکاوٹ حائل نہ ہوتی۔

تاہم خواتین کی بے مثال کوششوں نے علم سیکھنے میں بے مثال کردار ادا کیا، البتہ خواتین اگر علم کی دعوت سے لبریز ہوں گی تو وہ اپنے خاندان، نسل اور قوم کے لیے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوگا، اسلام نے علم کے دروازے کبھی کسی پہ بند نہیں کیے، تاہم اس حوالے سے یہ بات معروف ہے کہ اگر عورت صاحب علم ہو گی تو وہ پورے خاندان کو لکھا پڑھا بنا سکتی ہے اگر عورت علم سے عاری ہو گی تو آئندہ نسل بھی جاہل ہی پیدا ہو گی۔

6. دیگر مذاہب میں علم کو عورتوں سے دور کیا گیا:

جدید دور میں عورت کو معاشرے کا اہم فرد قرار دیا جاتا ہے، اسلام نے عورت کو بہت سے حقوق دلوائے اور اس کے ساتھ ساتھ دیگر قوموں کو بھی اس اہم عمران، معاہدہ اور فریضہ کی طرف دھیان کرنا پڑا، البتہ دیگر مذاہب کی طرح ہندو مذہب میں ایسی تعلیمات پائی جاتی ہیں جو کہ بالکل عقل اور فہم سے دور ہیں۔

رگ وید[25] میں ہے کہ منزل ۸ سوکت ۳۳، منتر ۱۷ میں ہے:

"عورت سے محبت نہیں ہو سکتی، عورت کا دل استقلال سے خالی ہے اور وہ عقل کی رو سے نہایت ہلکی چیز ہے"۔[26]

رگ وید کے باب نمبر ۹۔۷۲ میں ہے کہ:

"عورت کا وجود اس لیے ہے ہ وہ بچے دے، ان کی پرورش کرے اور ہر روز خانہ داری کے کاموں میں مصروف رہے، ہندو شاستروں نے بھی عورت کے حقوق کی طرف دھیان نہیں دیا، بلکہ اس کے فرائض پر بہت زور دیا، عورت مذہب کی تعلیم بھی نہیں حاصل کر سکتی"۔[27]

ابوریحان البیرونی لکھتا ہے:

"قدیم آریہ خوش شکل، خوش لباس، دراز قد لوگ تھے اور ہر قبیلہ عزت کی نگاہ سے عورت کو دیکھتا، عورت کو (Sati)[28] کی رسم سے بالکل آزاد تھی اور بیوہ عورت دوبارہ شادی کر سکتی تھی، عبادت کے وقت عورت بھی بھجن گاتی تھی، پردے کا رواج نہ تھا، عورت سر عام مردوں سے بات چیت کر سکتی تھی، ذات پات کا رواج تک نہ تھا، عورت اپنی مرضی سے خاوند چن سکتی تھی"۔[29]

البتہ قدیم آریہ میں یہ تھا کہ لیکن جدید اور ماضی قریب میں یہ سارے کام مذہبی طور پر عورت کے ساتھ زیادتی عام تھی، جب کہ اس کے برعکس اسلام میں عورت کو تعلیم اور مذہبی عبادات اور علم حاصل کرنے کی عام آزادی ماضی میں بھی رہی اور آج بھی ہے، البتہ ماں کی ذمہ داری میں یہ بات ذکر ہے کہ وہ اپنی تمام تر اولاد کو بنیادی علوم دینیہ اور دیگر بچپن میں سکھائے تو یہ اندازہ بھی بہتر ہے کہ تمام تر ذمہ داریاں خواتین کے ساتھ علم سیکھنے اور معاشرتی طور پر فعال کردار ادا کرنے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔

7. مسلمان عورت کے علمی کارنامے:

امام زہری اس ضمن میں فرماتے ہیں:

"اگر ایک طرف حضرت عائشہ کا علم رکھا جائے اور دوسری طرف تمام امہات المومنین کا علم تو حضرت عائشہ کا علم افضل ہو گا"۔[30]

امام مسلم روایت کرتے ہیں:

---

[24] بخاری، کتاب العلم، باب الحیاء فی العلم، ح: ۱۳۰

[25] ہندو مذہب کی بنیاد کتاب رگ وید

[26] پروفیسر لیاقت علی عظیم، مذاہب کا تقابلی مطالعہ، ۱۶ فاروق سنز، لاہور

[27] پروفیسر لیاقت علی عظیم، مذاہب کا تقابلی مطالعہ، فاران سنز، لاہور، ص: ۷۰

[28] ہندو مذہب میں عورت کے ساتھ ناروا سلوک کی ایک بھیانک شکل تھی کہ مرد کے فوت ہونے کے ساتھ عورت زندہ ساتھ جلائی جاتی تھی۔

[29] مذاہب کا تقابلی مطالعہ، ص: ۵۸

[30] الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج: ۲، ص: ۱۰۹

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

”حضرت عائشہ نے اپنے بھتیجے القاسم بن محمد بن ابی بکر جب گفتگو کر رہے تھے، قوائد کی غلطی پر اس کو روکا القاسم گفتگو کر رہے تھے اور عائشہ بار بار اس کو روک رہی تھیں، اس لیے کہ ان کی والدہ عرب نہ تھیں“۔[31]

8. اسلام میں عورت کو مردوں کی مدد میں تگ و دو کرنا:

حضور اکرم ﷺ کی حدیث پاک ہے:

عن ابن عمر ، عن النبي صلى الله عليه وسلم، انه قال: " الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته، فالامير الذي على الناس راع وهو مسئول عن رعيته، والرجل راع على اهل بيته وهو مسئول عنهم، والمراة راعية على بيت بعلها وولده وهي مسئولة عنهم، والعبد راع على مال سيده وهو مسئول عنه، الا فكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته "[32]

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کا ذمہ دار ہے، امام اپنی رعیت کا نگران اور ذمہ دار ہے اور عورت نگران ہے اپنے شوہر کے گھر کی اور اپنی رعیت کی ذمہ دار ہے، خادم نگران ہے اپنے آقا کے مال کا اور اپنی رعیت کا ذمہ دار ہے، اس طرح تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کا نگران اور ذمہ دار ہے“۔

اس حدیث میں عورت کو گھر کی ذمہ دار اور اپنے گھر کے مال اور اپنی پوری ذمہ داری اپنے خاوند کے مال اور بچوں کی نگہبانی دی ہے، البتہ اسلام عورت کو سب سے زیادہ اپنے گھر کی حفاظت اور اس کی نگہبانی کی طرف توجہ دلاتا ہے، البتہ ایک اور حدیث پاک میں ہے۔

عن ابن عباس ان رسول اللهﷺ قال: أربع من أعطيهن فقد أعطي خير الدنيا والآخرة، قلبا شاكرا ولسانا ذاكرا وبدنا علي البلاء صابراً وزوجة لا تبغيه هربا في نفسها ومالها[33]

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث روایت ہے فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چار چیزیں جس انسان کو مل گئیں اسے دنیا اور آخرت کی خیر مل گئی، ایک شکر گزاری والا دل، ذکر کرنے والی زبان، مصیبت کے وقت صبر کرنے والا جسم اور ایسی بیوی جو انسان کی موجودگی اور غیر موجودگی میں اس کے مال اور عزت کی حفاظت کرے“۔

اس حدیث پاک میں ایسی عورت کو جو کہ انسان کی موجودگی میں بھی اس کے مال کی حفاظت کرے اور عزت کی حفاظت کرے اور اس طرح اس کی غیر موجودگی میں بھی اس کے مال اور عزت کی حفاظت کرے، البتہ عورت اگر صحیح اسلام کی روح کو جانے تو یہ اولین فریضہ اسلام ہے کہ اپنے گھر اور چار دیواری کی حفاظت اور ذمہ داری البتہ اس کے علاوہ عورت اپنے خاوند کے ساتھ گھر کے دیگر کاموں میں مدد کرتی ہے، یعنی اگر غربت اور افلاس کا وقت بھی آئے تو صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتی، ایک مومنہ کی صفت ہے کہ وہ ہر حال میں صابر اور شاکر رہتی ہے۔

ایک مومنہ پاک دامنہ اور عورت کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ اپنی عزت نفس کا خیال رکھتی ہے۔

من يستعفف يعفه الله ومن يستغن يغنه الله ومن يصبر يصبره الله وما اعطي احد من أعطا خير وأوسع من الصبر[34]

”جو شخص اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے روکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتے ہیں جو خود کو مستغنی رکھنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دیتے ہیں اور جو صبر اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر صبر کا انعام عطا فرماتے ہیں، ایک انسان کو خیر کا جو عطیہ ملا ہے صبر سب سے عظیم عطیہ ہے“۔

تاہم جو خواتین صبر کے ساتھ اپنے گھروں میں مردوں کے ساتھ بہتر سلوک کرتے ہیں وہ تمام اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

---

31 مسلم کتاب المساجد، باب کراھیۃ الصلاۃ بحضرۃ...، ح: ۵۶۰

32 صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل، ح: ۱۸۲۹

33 المعجم الکبیر

34 صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل التعفف، ح: ۱۰۵۳

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

وہ عورت غیر متعلق باتوں سے دور رہتی ہے:

ایک مسلمان پاک دامنہ عورت اپنے ارد گرد کے ماحول میں بہتر طور پر اپنے مردوں سے گھر کے کاموں میں مدد کرتی ہے، وہ غیر متعلقہ افعال سے دور رہتی ہے، چونکہ اگر گھر کے کاموں میں عورت کی دلچسپی ہو تو وہ واقعتاً غیر متعلقہ کاموں سے دور رہتی ہے، یہ گھر کے ماحول کو بہتر کرنے میں معاشرتی اور سماجی ذمہ داری کو پورا کرنے میں مدد گار ثابت ہوتا ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

من حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه[35]

"کسی کے اسلام کی بہتری کی خوبی یہ ہے کہ وہ غیر متعلقہ باتوں سے دور رہے"۔

9. معاشرے کی تعمیر میں فعال کردار ادا کرنا:

کسی بھی معاشرے کو تعمیر کرنے میں مرد اور عورت دونوں کا کردار اہم ہوتا ہے، چونکہ مرد معاشرے کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں، اسی طرح عورت بھی ایک دائرہ کار میں رہ کر خوبصورت کردار ادا کر سکتی ہے، چونکہ کسی بھی معاشرے کے آدھے مرد اور آدھی خواتین کی آبادی ہوتی ہے اور بہت سے کام ایسے ہیں جو کہ عورت ہی کر سکتی ہیں، مرد اس میں صرف اس کا ہاتھ بٹا سکتا ہے، البتہ اسلامی معاشرے میں بھی خواتین کے ساتھ عورتوں کا اہم کردار رہا اور اسلامی معاشرہ خوبصورتی کے ساتھ پروان چڑھا، اسلامی معاشرہ میں عورت خواتین کو تعلیم دے سکتی ہے، جیسے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خواتین اور رشتہ داروں کے بچوں کو تعلیم دیتی، اگر خاوند کے ساتھ روزگار میں ہاتھ بٹانا ہو تو بہت سی خواتین کی مثالیں ہیں کہ خاوند کا کمزور روزگار ہونے کے بعد وہ جو کوئی کام کر سکتی تھیں وہ کیا، البتہ دوسروں کو ایذا دینے کی بجائے مثبت کردار ادا کرتیں، البتہ حضور اکرم ﷺ سے یہ حدیث روایت ہے، فرماتے ہیں:

عن ثابت، عن انس، قال: بلغ صفية ان حفصة قالت: بنت يهودي فبكت، فدخل عليها النبي صلى الله عليه وسلم وهي تبكي، فقال: " ما يبكيك؟ "، فقالت: قالت لي حفصة: إني بنت يهودي، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: " إنك لابنة نبي , وإن عمك لنبي , وإنك لتحت نبي , ففيم تفخر عليك؟ ثم قال: اتقي الله يا حفصة ".[36]

"حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صفیہ کو یہ بات پہنچی کہ حضرت حفصہ نے انہیں یہودی ہونے کا طعنہ دیا ہے تو وہ اس بات پر رونے لگیں، نبی اکرم ﷺ ان کے پاس آئے تو وہ رو رہی تھیں، آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم کیوں رو رہی ہو، تو انھوں نے کہا کہ حفصہ نے مجھے یہ یہودی کی بیٹی ہونے کا طعنہ دیا ہے کہ میں یہودی کی بیٹی ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم ایک نبی کی بیٹی ہو، تیرا چچا بھی نبی ہے اور تو ایک نبی کے عقد میں ہے، تو وہ کس بات پر تیرے اوپر فخر کر رہی ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ حفصہ اللہ سے ڈرو"۔

یعنی معاشرتی طور پر خواتین کو مثبت کردار کی اسلام نے اجازت دی ہے، منفی کی اجازت نہیں دی، البتہ قرآنِ مجید میں خواتین کو اس بات سے بھی آگاہ کیا گیا ہے، سورۃ الحجرات میں ہے:

﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾[37]

"تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو"۔

a) دیگر امور کی نگرانی:

صحابیات امور خانہ کے ساتھ ساتھ دیگر امور کی ذمہ داری بھی ادا کرتیں، نہ صرف یہ کہ وہ گھر کے معاملات کو دیکھتیں بلکہ وہ دیگر معاملات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کی ذمہ داری لگائی تھی، عصر حاضر میں بھی عورتیں امور خانہ کے ساتھ اگر کوئی ذمہ داری ادا کرتی ہیں تو کوئی مضائقہ نہ ہے، حضرت عمر نے اپنے دور

---

[35] موطا امام مالک، باب فضل الحیاء، ح: ۹۴۹

[36] سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل ازواج النبی ﷺ، ح: ۳۸۹۴

[37] الحجرات، ۴۹: ۱۲

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

میں حضرت شفابن عبداللہ کی بازار کے امور کی ذمہ داری عائد کی۔[38]

حضرت شفاء کی یہ ذمہ داری کو دیکھ کرا گرریاست اسلامیہ کی طرف سے کسی خاتون کی کوئی ذمہ داری آتی ہے تو اسے چاہیے کہ وہ بحسن اسلوبی سے اسے سرانجام دے،دوسراا گر کوئی خاتون ملازمت کرتی ہے تو وہ اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے نبھائے،بعض اوقات ریاست کو کسی انسان کی اشد ضرورت ہوتی ہے تو اس میں ذمہ داری سے اعراض کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔

عہد نبوی میں خواتین بازار میں جاکر خرید وفروخت کرتیں، لیکن وہ بازار صرف خواتین کے ہوتے،البتہ اگر حالات سازگار ہوں تو خواتین خرید وفروخت کے لیے باپردہ انداز میں خرید وفروخت کی اسلام اجازت دیتا ہے۔

ابن سعد بیان کرتے ہیں امرہ بنت طبیخ نے ایک مرتبہ اپنی خادمہ کے ساتھ بازار جاکر ایک مچھلی خریدی،اس کو ایک برتن میں رکھا، برتن چھوٹا ہونے کی وجہ سے دم اور سر باہر نکلا ہوا تھا،راستہ میں آتے ہوئے حضرت علی سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے ان سے اس مچھلی کی قیمت دریافت کی اور اس کی تعریف بھی کی کہ یہ بڑی بھی ہے اور نفیس بھی اسے گھر کے تمام افراد مل کر کھا سکتے ہیں اور وہ سیر ہو کر۔

عہد نبوی میں صحابیات کئی ایک کاموں کی مہارت رکھتی تھیں، جس کے ذریعے وہ کسب معاش بھی کیا کرتی تھی،اور کئی ایک سرگرمیوں میں حصہ بھی لیتی تھیں، جیسے حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے کہ وہ ازواج مطہرات کو لکھنا سکھاتی تھیں۔

امام ابوداؤد ذکر کرتے ہیں:

عن الشفاء بنت عبدالله قالت: دخل علي رسول اللهﷺ وأنا عند حفصة فقال لي: ألا تعلمين هذه دقية النملة كما علمتيها الكتابة[39]

”شفاء بنت عبداللہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور میں ام المومنین حضرت حفصہ کے پاس تھی، تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا نملہ کا منتر اس کو کیوں نہیں سکھا دیتی جیسے تم نے اس کو لکھنا سکھایا ہے“۔

اسی طرح سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے بارے میں بھی ملتا ہے کہ آپ تختی لکھنے کی مشق کیا کرتیں اور طالب علموں کو تختی پر لکھنا سکھایا کرتیں۔

b) کشیدہ کاری:

جس طرح ایک مومن عورت کے لیے کئی ایک کاموں کی اجازت ہے بالکل وہ معاشرتی طور پر ساکن زندگی نہیں، بلکہ اسلام کی خواتین نے متحرک زندگی کہ راہنمائی فرمائی ہے، کشیدہ کاری اس دور میں بھی ایک اہم کام تھا، آج بھی ایک اہم کام کشیدہ کاری ہے، عصر حاضر میں یہ ایک معاشی سرگرمی بھی ہے۔

امام بخاری سے یہ بات روایت ہے:

عن سهل بن سعد قال: جاءت امرأة ببردة قال أتدرون ما البردة فقيل له نعم، هي الشملة منسوج في حاشيتها قالت يارسول اللهﷺ اني نسجت هذه بيده أكسوها فأخذها النبيﷺ[40]

”سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت بردہ لے کر آئی تو حضرت سہل نے پوچھا، تمہیں معلوم ہے بردہ کسے کہتے ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں، بردہ حاشیہ والی چادر کو کہتے ہیں تو عورت بولی اے اللہ کے رسول میں نے یہ چادر خاص آپ کے لیے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے، تو آپ ﷺ نے وہ چادر قبول فرمائی“۔

تاہم معاشرتی طور پر اصحاب رسول کے ساتھ ان کی ازواج بہت زیادہ تعاون سے سماجی زندگی گزارتی تھیں۔

ابن الاثیر جزری بیان کرتے ہیں:

كانت امرأة صناعها وليس لعبدالله بن مسعود مال فكانت تنفق عليه وعلي ولده من ثمن صنعتها[41]

---

[38] ابن عبدالبر، یوسف بن عبداللہ، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، دار الجبل، بیروت، ۱۴۱۲۔ ۱۹۹۲ء، ج: ۴، ص: ۱۸۶۹

[39] سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب ماجاء فی الرقی، ح: ۳۸۸۹

[40] صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب السھولۃ والسماحۃ، ح: ۱۹۸۷

[41] اسد الغابہ، ص: ۱۳۳۵

"وہ حضرت زینب ایک کاریگر خاتون تھیں، جب کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بالکل مفلس تھے، آپ کی زوجہ حضرت زینب اپنی اس خوبی کی بناپر جو کچھ کمایا کرتی تھیں وہ اپنے شوہر اور بیٹے پر خرچ کرتی تھیں"۔

جب کہ اسلام عورت کو چادر اور چاردیواری میں رہنے کا حکم کے ساتھ اگر پردہ بندی میں کوئی کام بھی کرلیا جائے، جس سے کوئی غیر شرعی کام سرزد نہ ہوا ہو تو ایسے میں کیا جاسکتا ہے، البتہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے عہد میں خواتین اپنے شوہر کے ساتھ باغ اور کھیتوں میں کام کرتیں۔

حضرت سہل فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں ایک عورت کی کاشتکاری چکندر کی تھی، جمعہ کے دن وہ چکندر اکھاڑ لاتیں اور اسے ایک ہانڈی میں پکالیتیں، پھر اس میں مٹھی بھر جو کا آٹا ڈالتیں، جمعہ سے واپسی پر ہمیں پیش کرتیں۔[42]

مصادر و مراجع

1. المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، باب المیم من اسمہ محمد، ح7418
2. الانعام،۶:۱۵۱
3. النحل،۱۶:۵۸
4. ابونصر محمد بن محمد الفارابی، کتاب الجمع بین الرائی بین الحکمین، دار مشرق، بیروت لبنان، ۱۹۸۶ء، ص:۱۷، ۱۸
5. مولانا عبدالمجید سالک، مسلم ثقافت ہندوستان میں، ص:۳۷
6. حافظ صلاح الدین یوسف ایک نامور عالم دین، محقق اور پاکستان شریعہ کورٹ کے ممبر رہے۔
7. حافظ صلاح الدین یوسف، عورتوں کے امتیازی مسائل اور قوانین، دارالسلام، لاہور، ص:۲۲۸
8. ابوالاعلیٰ مودودی ایک برصغیر پاک وہند کے نامور محقق اور جماعت اسلامی کے بانی ہیں اور تفہیم القرآن کے مفسر بھی ہیں۔
9. حقوق الزوجین، ص:۶۷
10. بخاری، کتاب الطلاق، باب الخلع، ح:۵۲۷۳
11. بخاری، کتاب النفقات، باب وجوب النفقۃ علی الاہل والعیال، ح:۵۳۵۵
12. فتح الباری، ج:۹، ص:۶۲۱
13. البقرۃ،۲:۲۳۱
14. بدایۃ المجتہد، ج:۲، ص:۵۱
15. بلوغ المرام، کتاب النکاح، باب الکفاءۃ والغیار
16. ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب النسخ المراجعۃ، ح:۲۱۹۶
17. حافظ صلاح الدین یوسف، عورتوں کے امتیازی مسائل و قوانین، ص:۲۳۳
18. المؤطا، کتاب النکاح، باب ماجاء فی الصدق والحیاء، ح:۱۱۱۹
19. زادالمعاد، ج:۵، ص:۱۸۳
20. ابن ماجہ، المقدمہ، باب فضل العلماء، ح:۲۲۴
21. بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب تعلیم النبی ﷺ امتہ من الرجال، ح:۷۳۱۰
22. مسلم، کتاب الحیض، باب استحباب استعمال...، ح:۳۳۲/۶۱
23. مسلم، کتاب الحیض، باب استحباب استعمال...، ح:۳۳۲/۷۱
24. بخاری، کتاب العلم، باب الحیاء فی العلم، ح:۱۳۰

[42] صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ، باب قولہ تعالیٰ: فاذا قضیت الصلاۃ، ح:۸۹۶

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

25. ہندو مذہب کی بنیاد کتاب رگ وید
26. پروفیسر لیاقت علی عظیم، مذاہب کا تقابلی مطالعہ، ۱٦ فاروق سنز، لاہور
27. پروفیسر لیاقت علی عظیم، مذاہب کا تقابلی مطالعہ، فاران سنز، لاہور، ص: ۷۰
28. ہندو مذہب میں عورت کے ساتھ ناروا سلوک کی ایک بھیانک شکل تھی کہ مرد کے فوت ہونے کے ساتھ عورت زندہ ساتھ جلائی جاتی تھی۔
29. مذاہب کا تقابلی مطالعہ، ص: ۵۸
30. الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج: ۲، ص: ۱۰۹
31. مسلم کتاب المساجد، باب کراھیۃ الصلاۃ بحضرۃ...، ح: ۵٦۰
32. صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل، ح: ۱۸۲۹
33. المعجم الکبیر
34. صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل التعفف، ح: ۱۰۵۳
35. موطا امام مالک، باب فضل الحیاء، ح: ۹۴۹
36. سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل ازواج النبی ﷺ، ح: ۳۸۹۴
37. الحجرات، ٤٩: ١٢
38. ابن عبد البر، یوسف بن عبد اللہ، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، دار الجبل، بیروت، ۱۴۱۲ـ ۱۹۹۲ء، ج: ۴، ص: ۱۸٦۹
39. سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب ماجاء فی الرقی، ح: ۳۸۸۹
40. صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب السھولۃ والسماحۃ، ح: ۱۹۸۷
41. اسد الغابہ، ص: ۱۳۳۵
42. صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ، باب قولہ تعالٰی: فاذا قضیت الصلاۃ، ح: ۸۹٦

REFERENCES:

1. *Al-Mu'jam al-Awsat by al-Tabarani, Chapter on "Yam", Section on "Those named Muhammad", Hadith No. 7418*
2. *Al-Inam [6:151]*
3. *An-Nahl [16:58]*
4. *Abu Nasr Muhammad bin Muhammad al-Farabi, Kitab al-Jam‘ Bayna al-Ra’y wa Bayna al-Hakimayn, Dar al-Mashriq, Beirut, Lebanon, 1986, pp. 17–18*
5. *Maulana Abdul Majeed Salik, Muslim Culture in India, p. 37*
6. *Hafiz Salahuddin Yousuf was a renowned religious scholar, researcher, and member of the Pakistan Sharia Court.*
7. *Hafiz Salahuddin Yusuf, Distinguished Issues and Laws Concerning Women, Darussalam, Lahore, p. 228*
8. *Abul-Ala Moweddi is a renowned scholar of the Indian subcontinent and the founder of Jamaat-e-Islami and is also a commentator on the interpretation of the Quran.*
9. *Rights of the Spouses, p. 67*
10. *Sahih al-Bukhari, Book of Divorce, Chapter on Khula, Hadith No. 5273*
11. *Sahih al-Bukhari, Book of Expenditures, Chapter on the Obligation of Spending on Family and Children, Hadith No. 5355*
12. *Fath al-Bari, Vol. 9, p. 621*
13. *Al-Baqarah [2:231]*
14. *Bidayat al-Mujtahid, Vol. 2, p. 51*

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol.03 No.03 (2025)

15. *Bulugh al-Maram, Book of Marriage, Chapter on Compatibility and Guardianship*
16. *Abu Dawood, Book of Divorce, Chapter on Abrogation of Revocable Divorce, Hadith No. 2196*
17. *Hafiz Salahuddin Yusuf, Distinguished Issues and Laws Concerning Women, p. 233*
18. *Al-Muwatta, Book of Marriage, Chapter on Truthfulness and Modesty, Hadith No. 1119*
19. *Zad al-Ma'ad, Vol. 5, p. 183*
20. *Ibn Majah, Introduction, Chapter on the Virtue of Scholars, Hadith No. 224*
21. *Sahih al-Bukhari, Book of Holding Firmly to the Qur'an and Sunnah, Chapter on the Prophet's Teaching to the Men of the Ummah, Hadith No. 7310*
22. *Sahih Muslim, Book of Menstruation, Chapter on the Recommendation to Use…, Hadith No. 61/332*

23. *Sahih Muslim, Book of Menstruation, Chapter on the Recommendation to Use…, Hadith No. 71/332*
24. *Sahih al-Bukhari, Book of Knowledge, Chapter on Modesty in Knowledge, Hadith No. 130*
25. *Rigveda – Foundational scripture of Hinduism*
26. *Prof. Liaqat Ali Azeem, Comparative Study of Religions, Farooq Sons, Lahore*
27. *Prof. Liaqat Ali Azeem, Comparative Study of Religions, Faran Sons, Lahore, p. 70*
28. *In Hinduism, there was a horrific form of mistreatment of women, in which the woman was burned alive along with the man when he died.*
29. *Comparative Study of Religions, p. 58*
30. *Al-Isti'ab fi Ma'rifat al-Ashab, Vol. 2, p. 109*
31. *Sahih Muslim, Book of Mosques, Chapter on the Dislike of Praying in Front of…, Hadith No. 560*
32. *Sahih Muslim, Book of Leadership, Chapter on the Virtue of a Just Ruler, Hadith No. 1829*
33. *Al-Mu'jam al-Kabir*
34. *Sahih Muslim, Book of Zakah, Chapter on the Virtue of Modesty, Hadith No. 1053*
35. *Muwatta Imam Malik, Chapter on the Virtue of Modesty, Hadith No. 949*
36. *Sunan al-Tirmidhi, Book of Virtues, Chapter on the Virtue of the Prophet's Wives, Hadith No. 3894*
37. *Al-Hujurat [49:12]*
38. *Ibn 'Abd al-Barr, Yusuf bin 'Abdullah, Al-Isti'ab fi Ma'rifat al-Ashab, Dar al-Jabal, Beirut, 1412 AH / 1992 CE, Vol. 4, p. 1869*
39. *Sunan Abu Dawood, Book of Medicine, Chapter on What Has Been Reported Regarding Ruqyah (spiritual healing), Hadith No. 3889*
40. *Sahih al-Bukhari, Book of Trade, Chapter on Kindness and Generosity, Hadith No. 1987*
41. *Usud al-Ghabah, p. 1335*
42. *Sahih al-Bukhari, Book of Jumu'ah, Chapter on the Verse "When the prayer is concluded…", Hadith No. 896*